موجودہ سیاسی دور میں

مسلمان کیا کریں؟

از:

محمد شعیب خان رضوی بریلوی

Imagitor

موجودہ سیاسی دور میں مسلمان کیا کریں؟

ازقلم :- محمد شعیب خان رضوی بریلوی

ملک عزیز ہندوستان میں مسلمانوں کے حالات کی کیفیت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ چہار جانب سے فتنے حملہ آور ہیں، ہر عامی ہندی خواہ وہ ہندو ہو، سکھ ہو، بودھ ہو یا جین کسی بھی دھرم، کسی برادری کا ہو، مسلمانوں کا دشمن بنا ہوا ہے۔ اور حکومت ہند بھی اسی اسلام دشمنی کی آگ میں اپنی روٹی سینک رہی ہے۔ بی جے پی کی کارکردگی انگریزوں کی طرح ہے. جس طرح انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ کرنے کے لیے ہندوستانی باشندگان کے درمیان دھرم کے آدھار پر پھوٹ ڈالی اور "پھوٹ ڈالو اور راج کرو" کے ایجنڈے کو اپنایا، اسی فارمولے کو مشعل راہ بنا کر بھاجپا آزادی کی سات دہائیوں کے بعد اس ترقی کے دور میں بھی حکومت کر رہی ہے۔ یہ بات اہل فہم و عقل پر مخفی نہیں کہ آج ہنود کی اکثریت اہل اسلام کی سخت دشمن ہے اور اس پر ان کے تیوہاروں میں ہوئی وارداتیں شاہد ہیں۔ اگر بغور دیکھیں تو یہ امر ضرور ہم پر مخفی نہ رہے گا کہ جب سے بی جے پی آئی ہے ایسے واقعات میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے، اس سے پہلے بھی ایسے معاملات تھے لیکن اس کثرت سے نہیں جتنے کہ آج ہیں۔ آج وہ بھاجپا کو اپنا مسیحا تسلیم کرتے ہیں اور اس کے علاوہ دیگر پارٹیوں کو اپنے دھرم کا دشمن۔

آخر کیا وجہ ہے کہ غیر یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ بی جے پی پارٹی مسلمانوں کی دشمن اور ان کی رہنما ہے؟ جبکہ دوسری جماعتیں بھی انھیں کے دھرم کو فالو کرتی ہیں۔ میرے پیارے اسلامی بھائیوں! یہ ایک ایسا سوال ہے جو متعدد جوابات رکھتا ہے، اگر آپ کے سامنے اس سوال کو رکھیں تو اکثر کا جواب یہ ہوگا کہ وہ آر ایس ایس اور اس کے ہمنواؤں کی پارٹی ہے اور آر ایس ایس گروہ مسلمانوں کا کھلا دشمن ہے، وہ نا صرف مسلمان بلکہ پورے ملک ہندوستان کا دشمن ہے، بی آر امبیڈکر کی فکر کا، گاندھی کی سوچ کا، شاستری کی سیاست کا دشمن ہے۔ اور اس گروہ کی اس دشمنی کا اعتراف ہر اس ہندی شخص کو ہے جو ان کی حقیقت سے واقف ہے۔ کچھ کا جواب "الکفر ملۃ واحدۃ" ہوگا۔ یہ دونوں جواب صادق ہیں اور اس کے علاوہ بھی اس کے بہت

سے جوابات ہیں۔ میری ناقص عقل یہ کہتی ہے کہ اس میں کمی ہماری بھی ہے، ہم نے خود یہ ماحول پیدا کر رکھا ہے کہ بھاجپا ہماری دشمن ہے، اسلام ورودھی ہے، (اس میں کوئی دو رائے نہیں وہ ضرور اسلام کے دشمن ہیں) اس کے خلاف جو بھی پارٹی آئے، اسے ہی ووٹ دیا جائے گا، خواہ اس دوسری پارٹی نے مسلمانوں پر کتنے ہی ظلم کے پہاڑ کیوں نہ توڑے ہوں، کبھی ہماری آواز میں اس نے آواز تک نہ ملائی ہو چہ جائے کہ ہماری آواز اٹھائے۔ دور کیوں جائیں سپا کا جائزہ لیں، مسلمانوں نے کیا نہیں کیا اس پارٹی کے لیے۔ صوبہ اتر پردیش کے اکثر مسلمان اب بھی اس پارٹی پر اپنی جان چھڑکتے ہیں، نوجوان جوانی قربان کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن اس پارٹی نے کیا دیا؟ سوائے دھوکے کے اور کچھ نہیں۔ جہاں مسلمانوں کا اثر و رسوخ ہوتا ہے وہاں غیر مسلموں کو آگے کر ٹکٹ دیتے ہیں، جہاں مسلمان اکثریت میں ہوتے ہیں وہاں کسی شرما، ورما، یا پانڈے کو ٹکٹ ملتا ہے اور جہاں ان کو ووٹ ملنے تک کی امید نہیں ہوتی وہاں مسلمان امیدوار کو ٹکٹ دے کر اس کی زمانے میں بدنامی کرواتے ہیں۔ اور ہم اندھے بن کر بھاجپا کی مخالفت میں انہیں ووٹ دیتے ہیں اور اپنی پارٹی سمجھتے ہیں۔ اعظم صاحب جو پارٹی کی روح ہیں ان کے ساتھ کیا ہوا کسی پر مخفی نہیں۔ اکھلیش یادو نے ان کے لیے کیا کیا؟ یوگی کی گود میں جا کر بیٹھ آیا۔ سپا کا امیدوار ہمارا کیسا ہی دشمن کیوں نہ ہو اور بھاجپا والے سے کیسے ہی اچھے تعلقات کیوں نہ ہوں لیکن ہم علی الاعلان سپا والے کو ووٹ کرتے ہیں اور اپنے تعلقات خراب کر لیتے ہیں۔ میرے پیارے اسلامی بھائیوں! کہنے پر ہم مجبور ہیں کہ چراغ جس آندھی سے بجھا ہے اس میں تھوڑی ہوا ہماری دی ہوئی بھی ہے۔ کانگریس کو دیکھیں کیندر میں رہتے ہوئے اس کے زمانے میں کتنے دنگے ہوئے، خلاف شرع امور کو ہم سے منوانے کی کوشش کی گئی، کتنے مسلمان بے گھر ہوئے، کتنی عورتیں بیوا ہوئیں، کتنے بچے یتیم ہوئے، کتنے گھر برباد ہوئے، کیا یہ سب بھی بھاجپا نے کروائے تھے؟ اور اگر آر ایس ایس یا کسی دوسرے گروہ کا اس میں ہاتھ تھا تو اسے کالعدم کیوں نہ قرار دیا گیا؟ کیندر میں تو کانگریس تھی۔

پیارے بھائیوں! سپا ہماری ہے نہ بسپا، نہ کانگریس نہ کوئی اور۔ لیکن ہم صرف اور صرف ان پارٹیوں کی وجہ سے حکومت سے دشمنی لے کر بیٹھے ہیں۔ میں یہ تو نہ کہوں گا کہ آپ

بی جے پی کو ووٹ دیں یا سارے مسلمان بی جے پی کو سپورٹ کریں، لیکن ان پارٹیوں کی وجہ سے حکومت سے دشمنی لینا کہیں کی دانشمندی نہیں۔ "الکفر ملۃ واحدۃ" یہ سب ایک ہی تھالی کے چٹے بٹے ہیں، سب ایک ہی درخت کے پھل ہیں۔ آپ ووٹ دیں، ووٹ دینے میں اپنے مسلمان بھائی کو مقدم کریں اگر ہو، چاہے اسے چند ہی ووٹ کیوں نہ ملیں، کہ کم از کم اس کا حوصلہ تو باقی رہے کہ میری قوم میرے ساتھ ہے۔ اور اگر مسلمان امیدوار نہ ہو تو اپنا ووٹ اسے دیں جو بعد میں آپ کے کام آئے، آپ کی بات سنے، آپ کو مانے۔ کسی نیتا سے کسی قسم کی کوئی دشمنی کا اظہار نہ کریں۔ مہنگائی کا دور ہے اگر پانچ دس سال ہم خاموش ہو گئے ان ٹناٹنیوں کے گھر میں کھانے بھر کو بھی کچھ نہ بچے گا اور از خود بھاجپا کو گالیاں دیتے نظر آئیں گے اور اگر ہم بھاجپا کی مخالفت کا سہرا چڑھائے رہے تو یہ لوگ بھیک مانگنے کے باوجود بھاجپا ہی کو ووٹ کریں گے۔ ہم ظاہر کریں کہ ہمیں بھاجپا سے کوئی پریشانی نہیں، کوئی اس سے دشمنی نہیں، کوئی عداوت نہیں۔ اور کوئی ایسے کام نہ کریں جن سے ہماری پکڑ ہو، ہر معاملے میں قانونی چارہ جوئی کو کام میں لائیں۔

پیارے اسلامی بھائیوں! آج جتنے بھی زہریلے سانپ دکھائی دیتے ہیں انھیں تمہاری ان مسیحا پارٹیوں نے ہی دودھ پلایا ہے۔ جو کانٹے تمہاری راہوں میں ہیں یہ ان نام نہاد سیکولر پارٹیوں کے بچھائے ہوئے ہیں۔ بس فرق اتنا ہے کہ عداوت و دشمنی کی اس فصل کو سینچا ان پارٹیوں نے ہے اور چالاکی سے اسے کاٹ بھاجپا رہی ہے۔ آپ بھاجپا کو ووٹ نہ دیں لیکن اس کے امیدواروں سے تعلقات قائم کریں، اپنے علاقے گاؤں، محلہ میں ان کی تقاریر کروائیں، آپ کی سماجی محافل میں آکر جب وہ تقریر کریں گے تو وہ آپ کے خلاف، قوم مسلم کے خلاف زہر اگلنے سے پرہیز کریں گے، آپ کے مستقبل کو سنوارنے کی باتیں کریں گے، اپنی پارٹی کے قوم مسلم کے لیے مثبت خیالات کا اظہار کریں گے۔ ان کے ان بیانات کو دس دشمن اسلام سنیں گے تو کم از کم پانچ کے دلوں میں یہ شبہات ضرور پیدا ہوں گے کہ پارٹی کے ذمہ داروں کا تو معلوم نہیں لیکن یہ امیدوار ضرور مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں۔ اور یہی شبہات وہ کام کر جائیں گے جو ایک مسلح فوج نہیں کر سکتی۔ طیش میں آکر اعلان جنگ کرنا اور حکومت ہند کے خلاف بغاوت کر دینا یہ کہیں کی دانشمندی

نہیں، عقلمند وہی ہے جو معاملہ کی نزاکت کو سمجھے، سمجھداری اسی میں ہے کہ ایسی صورت میں دشمن کو عقل سے مات دی جائے، جس اندھ بھکتی کو وہ اپنا ووٹ بینک بنائے ہیں اسی اندھ بھکتی کو ان کے خلاف آزمایا جائے، بہت جلد اس کے اثرات ظاہر ہوں گے، آج جو اندھ بھکتی ان کے لیے کامیابی کا ذریعہ ہے ان شاء اللہ عزوجل وہی ذلت و رسوائی کا سبب بنے گی۔

آج ہماری قوم کے نوجوان جوش میں آکر سوشل میڈیا پر ہوش کھو بیٹھتے ہیں، کہتے پھرتے ہیں کہ اب گھروں سے نکلنا ہوگا، یہ کرنا ہوگا، وہ کرنا ہوگا۔ پیارے بھائیوں! یہ اوقات جوش سے نہیں ہوش سے کام لینے کے ہیں۔ یہ جوش اسلامی ممالک کے باشندگان کو آنا چاہیے جن کے پاس اپنی طاقت ہے، اگر وہ قوت ایمانی کا زور دکھائیں تو دنیا میں کہیں مسلمان پریشاں حال نہ ہو۔ لیکن ہند میں بے سروپا ہونے کے باوجود ایسی حرکتیں کرنا کسی صاحب عقل وخرد کو زیب نہیں دیتا۔ کیا آپ اسلام کے ابتدائی دور کے بارے میں نہیں جانتے؟ کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ سرکار اقدس ﷺ اور آپ کے مقدس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مکۃ المکرمہ میں ظلم کے پہاڑ توڑے گئے، لیکن وہ مقدس ہستیاں، پاک جانیں خاموش رہیں، اللہ عزوجل کی رضا پر صابر وشاکر رہے۔ ہجرت کا حکم آیا، اب مسلمان مدینہ طیبہ کی جانب ہجرت کر گئے، چھوٹی سہی، مسلمانوں کی اپنی جائے پناہ ہو گئی، جماعت مسلمین کے قائد نبی الانبیاء سید عرب و عجم ﷺ ہوئے۔ اللہ عزوجل نے جہاد کا حکم نازل فرمایا اور مسلمانوں نے جہاد کیا۔ آپ حکم جہاد کے نزول سے پہلے اور بعد کا جائزہ لیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ جب حکم جہاد نازل ہوا تب مسلمان دشمنوں کے درمیان نہ تھے، کفار الگ تھے مسلمان الگ، معرکہ بدر ہوا، خالق اکبر نے مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتوں کو بھیج دیا، لشکر اسلام غالب آیا، مسلمانوں کی فتح ہوئی، کفار جان بچا کر بھاگنے پر مجبور ہو گئے، آپ غور کریں کیا اللہ عزوجل اس وقت فرشتوں کی جماعت بھیج کر کفار کو نیست و نابود نہ کر سکتا تھا جب کفار حضور ﷺ پر پتھر پھینکتے تھے، صحابہ پر ظلم کرتے تھے۔ بھیج سکتا تھا ضرور بھیج سکتا تھا لیکن، خلاق عالم نے ہمیں طریقہ کار سکھایا اور ہمیں بتلایا کہ کسی پر نکلنے سے پہلے اپنے لیے جائے پناہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی ہر ایک تدبیر میں ہزارہا مصلحتیں پوشیدہ ہیں بس ہمیں سمجھنے کی

ضرورت ہے، غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہیں سے آپ سبق حاصل کر لیجیے کہ اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ ہر کام کا ایک وقت ہے اللہ عزوجل جب چاہے گا جس سے چاہے گا وہ کام لے لے گا۔

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

دور حاضر میں ہماری قوم کا معاملہ

وقت کے تقاضوں کے بر عکس ہوتا ہے، امور دینی میں گنگا جمنی تہذیب کا التزام کریں گے، ایمان و عقائد سے کھلواڑ کر لیں گے، لیکن سیاسی معاملات میں ہنود کو سخت دشمن جانیں گے اور اس کا اظہار بھی کریں گے۔ ابھی عید کو دو دن ہوئے کتنے مسلمان ہیں جنھوں نے ہنود کی دعوتیں کیں، ہولی کے تیوہار میں ان سے ہولی ملنے بھی جائیں گے، مبارکبادیاں بھی دیں گے اور جب بات سیاست کی آجائے گی تب انھیں یاد آئے گا یار۔۔۔۔۔۔۔! ہم تو مسلمان ہیں، یہ سب ہمارے دشمن ہیں۔

پیارے بھائیوں! وہ بلاشبہ ہمارے دشمن ہیں۔ انھیں اپنے تیوہاروں میں بلا کر یا خود ان کے تیوہاروں میں جا کر سوچتے ہو کہ وہ راضی ہو جائیں گے؟ ہر گز نہیں! وہ اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان میں سے ہی نہ ہو جاؤ۔ پیارے بھائیوں! راضی اپنے رب کو کرو اور سیاسی تدابیر اپنا کر اپنے رب کے فضل سے انھیں زیر کرو، یہی مصلحت ہے اور یہی وقت کا تقاضا ہے۔ اللہ عزوجل ہمارا حامی و ناصر ہو اور ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆